Session: 2020-21

KNOWLEDGE SERIES-I

مساوی موقع کیا ہے؟

(What is Equal Opportunity?)

(For Academic and Knowledge Dissemination Purpose Only)

Prepared by

Dr. S Abdul Thaha

Assistant Professor, ACSSEIP, MANUU

Al Beruni Centre for the Study of Social Exclusion and Inclusive Policy

Maulana Azad National Urdu University,

Gachibowli, Hyderabad-500032

تمہید

آج کل دنیا اپنی خواہشات اور چنوتیوں کی تکمیل میں مصروف ہے تا کہ ان پسندیدہ اہداف کو حاصل کیا جا سکے۔ یہ اہداف معاشرہ کے منظورہ ہیں۔ جب کہ تمام افراد کو ادارہ جاتی طریقے پلیٹ فارم اور ذرائع مہیا کرتے ہیں۔لیکن کسی بھی معاشرے میں یہ عام اصل نہیں ہے۔ وسائل کبھی بھی مساوی طور تقسیم نہیں کئے گئے۔ جب تک کہ اس کے لیے کوئی اور منصوبہ نہیں کی گئی۔

مساوی موقع ایک تشریحی اصطلاح ہے ایک ایسے طریق رسائی کا جس میں بعض معاشرتی اور قانون ماحول فراہم کیا جاتا ہے۔ جس میں معاشرے کے ہر طبقے کو متناسب مواقع حاصل رہتے ہیں۔ اس پالیسی کے ذریع، ممالک صاف شفاف پالیسی اختیار کرتی۔ تا کہ غیر جانب دارانہ طریقے سے روزگار فراہم ہو، بینکنگ کا نظام رائج ہو، تقررات کا طریقہ، تعلیم کی فراہمی، صحت کی نگہداشت اور شہری زندگی کے سارے معاملات طے ہوں۔

مملکت کا اہم مقصد، امتیازات کے واضح اور غیر واضح امکانات کو ختم کیا جائے جو کسی فرد کے پس منظر کی وجہ سے پیش آتے ہیں۔ جیسے سل، رنگت، جنس وغیرہ، مساوات اس وقت قائم ہوتی ہے جب یکساں قابلیت کے لوگ کا یکساں نتیجہ نکلتا ہے۔ جب وہ کسی ایک ہی طرح کا کام کرتے ہیں۔ اسی لیے موقع کا مساوی ہونا اور نتیجے کا یکساں ہونا اکثر ایک دوسرے کے لیے لازم وملزم کی حیثیت سے دیکھے جاتے ہیں۔ نہ کہ متضاد نظریات کی حیثیت سے۔

تعریف

عدم امتیاز کا اصول جو تعلیم کے مواقع پر اصرار کرتا ہے، روزگار، ترقی ، فوائد، وسائل کی تقسیم اور دیگر شعبوں میں آزادانہ طور پر دستیاب ہونا چاہئے۔ سارے شہریوں کے لیے بلا لحاظ عمر، نسل، جنس، مذہب، سیاسی وابستگی، نسبی ابتداء یا کوئی فرد یا گروہ کے لیے جس میں قابلیت، کارکردگی اور اہلیت دیکھی جانی چاہئے۔

مساوی موقع کیا ہے؟

مساوی موقع دستیاب ہے ہر ایک کے لیے بلالحاظ عمر، نسل، جنس، مذہب، سیاسی وابستگی، نسبی ابتداء اور کوئی فرد یا گروہ جو اہلیت، کارکردگی اور قابلیتکے عدم امتیاز کی یہ سب سے بہترین مثال ہے۔ یہ تصور اس بات پر کامل ایقان رکھتا ہے کہ تعلیم، روزگار، ترقی کے مواقع اور اُس کے ساتھ ساتھ فوائد اور وسائل سب کے لیے دستیاب رہنے چاہیں۔

جواہر لعل نہرو نے اپنی کتا ''دی ڈسکوری آف آنڈیا'' (The Discovery of India) میں ملک کے ہر فرد کے لیے مساوی مواقع کے بارے میں تحریر کیا۔ انہوں نے کہا کہ

''...... ہندوستان میں ہمیں مساوات کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے اور نہ یہ مطلب ہوسکتا ہے کہ ہر فرد، جسمانی طور پر، ذہنی طور پر، روحانی طور پر برابر ہے اور نہ مساوی کیا جاسکتا ہے۔ لیکن اس کا مطلب نکلتا ہے کہ مواقع سب کے لیے یکساں ہیں اور کوئی سیاسی معاشی یا معاشرتی رکاوٹ نہیں ہے۔ یہ اس حقیقت کو تسلیم کرنے کے برابر ہے کہ کسی گروہ کی پسماندگی اور انحطاط اس کی فطرح کمزوریوں کی وجہ سے نہیں لیکن اس کا یہ مفہوم ہے کہ بنیادی طور پر مواقع کم تھے۔ اور کافی مدت سے انہیں دبا کہ رکھ دیا گیا تھا۔

امتیاز اور مساوات کا نہ ہونا

منصفانہ اور مساوی سلوک روا رکھنا، یکساں مواقع فراہم کرنا اور ہر ایک کو اُس کی ذاتی قابلیت کے مطابق موقع عطا کرنا اور انہیں وہی عزت اور مربیانہ سلوک کرنا، مساوی مواقع فراہم کرنا ہے۔ جو اکثریتی فرقہ کے لوگوں کو حاصل ہیں۔ یہ تعصب اور تنگ نظری سے اپنے ذہن کو آزاد رکھنا بھی ہے اور منفی خیالات سے چھٹکارا حاصل کرنا اور روایتی سلوک کرنا بھی اس میں شامل ہیں۔ تاہم، ہندوستان کے معاملے میں دلت، قبائلی اور مسلمان ابھی تک مساوی مواقع کا فیض حاصل کرنے سے محروم ہیں۔

امتیاز کا عام طور پر یہ مفہوم لیا جاتا ہے کہ لوگوں کو دوسرے لوگوں کے بارے میں یا کسی گروہ کے خلاف ایسا عمل کرنا

جس سے کم طرف داری کرنے کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ یا کسی عقیدہ کے تعلق سے بے اعتنائی برتی جاتی ہے۔ یہ متعصب لوگوں کے ذہن کی یا کسی گروہ کے ذہن کی اختراع ہے۔ راست یا بالواسط کوئی بھی امتیاز کا شکار ہوسکتا ہے۔ راست امتیاز ایسی صورتوں میں پایا جاتا ہے جب کسی فرد پر کسی دوسرے فرد کے مقابلے میں قابل موازنہ حالت میں کسی ناقابل تغیر امتیازی خصوصیت کی بناء پر کم عنایت یا مہربانی کی جاتی ہے۔ تاہم، ایسی صورت حال بہت ہی غیر محسوس طریقے پر پیش آتی ہے۔ بالواسطہ امتیاز اکثر اقلیتوں اور مہاجرین کے ساتھ ہوتا ہے۔ یہ ناقابل گرفت یا ناقابل مشاہدہ ہوتا ہے لیکن راست امتیاز سے کچھ کم نقصان نہیں پہنچا۔ اگر بظاہر کوئی معروضی رغیر جانب دار گنجائش (قانونی) اصول رروایت سے کسی فرد یا افراد کو کسی موقع سے محروم کرتی ہے تو اسے بالواسط امتیاز سمجھا جاسکتا ہے۔ اگر کسی قانون میں اصرار کے ساتھ یہ وضاحت موجود ہے کہ کسی شخص کو بعض شرائط کی تکمیل کرنا ہے جن کا اس کی شخصیت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس نوعیت کے امتیازات واضح طور پر ظلم ڈھانے یعنی ستم گری کی ن شان دہی کرتے ہیں۔ اور یہ کہیں بھی اور کسی کے ساتھ بھی پیش آسکتے ہیں۔ تعلیم کے شعبے میں، بنکوں سے قرضوں کی فراہمی کے معاملے میں، روزگار کے سلسلہ میں، اشیاء اور خدمات کے سلسلے میں مکانات کی فراہمی کے واسطے یا عوامی جگہ کے استعمال کے سلسلے میں امتیازات کو عظیم امتیازات کی فہرست میں شامل کیا جاسکتا ہے۔ اس نوعیت کی غیر انسانی یا انسانیت سے گری ہوئی حرکات سے احتراز کرنے کے لئے ''یکساں مواقع کمیشن'' (Equal Opportunity Commission) کہا جاتا ہے چوں کہ نگرانی کرنے والا ادارہ، اقلیتوں، خواتین، مہاجرین اور پناہ گزینوں کی حالت میں بہتری لانے کے لیے کام کرتا ہے یہ گروہ تاریخ کے جبر کے شکار افراد پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس مقصد کو 'مطلوبہ پالیسیوں اور تقرر کے پروگراموں' کے ذریعے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ ایسی صورت میں امتیاز کا شکار اور محروم افراد کے ساتھ ترجیحی سلوک روا رکھا جاتا ہے۔

مساوی موقع کا کمیشن۔ مفہوم

مساوی موقع کا کمیشن ایک قانونی ادارہ یا کمیشن ہے۔ جو خاص طور پر اقلیتوں کے ساتھ کیے گئے کسی بھی نوعیت کے امتیازی سلوک کے معاملات سے نبٹتا ہے۔ کیمبرج کی شائع کردہ لغت کے لحاظ سے اس اصطلاح کا مفہوم یہ ہے ''سب لوگوں کے ساتھ یکساں سلوک روا رکھنے کا اصول، کسی شخص کی جنس، نسل، مذہب وغیرہ سے متاثر ہوئے بغیر''

بنیادی طور پر اصطلاح مساوات / برابری (equality) خود اس مفہوم کو ظاہر کرتی ہے یعنی'' یکساں حقوق یا سلوک جو امتیاز یعنی تعصب یا نقصان سے مبرّا ہو'' لفظ موقع (opportunity) کا مفہوم یہ ہے ۔ایسے حالات جو کچھ کرنے کو ممکن بناتے ہیں۔'' اس لیے مساوی موقع' ایک پالیسی ہے جس میں موافق ماحول اور صحیح وقت پر معاشرے کے نقصان زدہ (disadvantaged) اور نظر انداز کیے گئے (marginalised) طبقات' مساوی مواقع حاصل کرتے ہیں۔

مساوی موقع کے کمیشن کا تصور

مساوی موقع کا کمیشن مساوات کے لیے اور کام کے لیے برابر حقوق کے لیے کام کرتا ہے یہ امتیاز یعنی تعصب کو ختم کرنے کے لیے کام کرتا ہے۔ نابرابر یعنی عدم مساوات کو کم کرتا ہے۔ حقوق انسانی کی حفاظت کرتا ہے اور اس بات کا تیقن دیتا ہے کہ معاشرے کی سرگرمیوں میں حصہ لینے کا ہر ایک کے لیے مساوی موقع ہے۔ یہ کمیشن' قوانین و ضوابط کی عمل آوری یعنی نفاذ میں باقاعدگی پیدا کرنے والے ادارہ کی حیثیت سے کام کرتا ہے۔

وہ کسی بھی نوعیت کے تعصب (bias) اور یک طرفہ پاسداری (prejudice) کے واقعات نبٹتا ہے۔ جو کسی گروہ کے ساتھ روا رکھے جاتے ہیں چاہے وہ معاشرتی ہوں کہ مذہبی، ذات سے متعلق ہوں یا کسی اور طرح کے ہوں' مساوی موقع کا کمیشن تعلیم' روزگار رہائش' طبی نگہداشت اور ترقیاتی اسکیمات تک رسائی کے سارے معاملات پر نظر رکھتا ہے۔ مساوی موقع کمیشن کا اہم مقصد' معاشرتی تنوع کو فروغ دینا اور تعصب کے اُن واقعات پر نظر رکھنا ہے۔ جو نسل' جنس' مذہب وغیرہ کی بنیاد پر اقلیتی اور مہاجرین کے گروہ کو پیش آتے ہیں تاکہ انہیں حکومت اور خانگی اداروں کی جانب سے فراہم کی جانے والی خدمات اور سہولتوں میں برابر کا حصہ مل سکے۔

تنوع کا اشاریہ (Diversity Index)

معاشرتی تنوع کی پیائش کرنے کے لیے تنوع کا اشاریہ مدون کیا گیا ہے تاکہ اس بات کا جائزہ لیا جاسکے کہ آبادی نسلی اور نسبی اعتبار سے کتنی تنوع ہے۔ مساوی موقع کے کمیشن کی کارکردگی کو موثر انداز سے چلانے کے لیے حکومتوں کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ تنوع کا اشاریہ مدون کریں اور دیکھیں کہ کس بہترین انداز سے اس کو نافذ کیا جاسکتا ہے۔

ریاست میں کسی بھی ادارہ کو اُس کی ہیئت ترکیبی کے لحاظ سے جانچ کر کے اُس کی درجہ بندی کی جائے گی۔ کئی تحقیقی مطالعات نے یہ سفارش کی کہ تنوع کا اشاریہ ریاست کے ہرادارہ پرلاگو کیا جائے۔ تنوع کا اشاریہ غیر مذہبی (secular) طریقے سے عمل کرتا ہے اور متاثر ہونے والے سارے طبقات کو یہ تیقن دیتا ہے کہ مختلف شعبوں میں اُن کی نمائندگیاں اُن کی آبادی کے تناسب سے ہوں گی اور یہ عمل موجودہ اسکیم کو چھیڑے بغیر نافذ کی جائے گی۔

ایک ادارے کی حیثیت سے مساوی موقع کے کمیشن نے یوروپی ممالک اور امریکہ میں قابل لحاظ کامیابی حاصل کی ہے۔

مساوی موقع کا کمیشن کو جمہوریت کے اساسی اقدار کے برقرار رکھنے کے لیے مناسب طریق کار (mechanism) کی ضرورت ہے اور یہ غور کرنے کے لیے کہ پسماندہ طبقات کے ساتھ امتیازی سلوک کرنا قانوناً واجبی ہے ایسا طریق کار چاہئے۔مساوی موقع کا کمیشن سہولت کار (facilitation) ایک نگران کار (watching) ادارہ کی طرح کام کرتا ہے۔ یہ حکومت کوئی پالیسیوں کی تدوین میں مدد دیتا ہ۔ مساوی موقع کا کمیشن مسلسل اس بات کا جائزہ لیتا رہتا ہیکہ جو قوانین اُس کے لیے وضع کیے گئے ہیں۔ اُن پر نیک نیتی سے عمل ہو رہا ہے یا نہیں، اگر کسی قسم کے امتیازی سلوک کی اطلاع دی جائے تو یہ فوراً مناسب کارروائی کرتا ہے۔ یوروپ کی ہدایات (Directives of the Year 2000) کے مطابق اس کمیشن کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ یہ خاطی فرد یا گروہ کے خلاف نوٹس جاری کر سکتا ہے یا عدالت میں مقدمہ چلا سکتا ہے۔

مساوی موقع کا کمیشن: دوسرے ممالک کا تجربہ

دنیا کے اُن تمام جمہوری ممالک میں جن میں قابل لحاظ معاشرتی اور ثقافتی تنوع پایا جاتا ہے۔ مساوی موقع کا کمیشن (Equal Opportunity Commission) یا اس جیسا ادارہ معیار یعنی نمونہ بنتا جا رہا ہے۔ مساوی موقع کے کمیشن کو بہتر طور پر سمجھنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ دوسرے ممالک میں ایسے ادارہ کی حیثیت اور تجربے کا مطالعہ کرنا مناسب ہے۔ مختلف ممالک کی معاشرتی اور سیاسی تاریخ میں ایسی کئی مثالیں موجود ہیں۔ جہاں مختلف اداروں میں جیسے تعلیمی درس گاہوں اور دیگر کام کے مقامات پر مساوات کو فروغ دینے کے لیے سخت جدوجہد کرنا پڑا۔ شہری معاشرہ کی جدوجہد نے نظر انداز کیے گئے اور خارج کیے گئے۔ طبقات کو مساوات کے حصول میں نہ صرف مدد کی بلکہ مملکت کو بھی مختلف طریقوں کو اختیار کرنے میں اعانت کی۔ مثال کے طور پر برطانیہ میں 1965ء میں

منظورہ نسلی رشتوں کا قانون اور امریکہ کے روزگار کے مساوی موقع کا کمیشن (1965) کا قیام دو ایسے قانونی اقدامات تھے۔ جو سب سے پہلے نافذ کئے گئے اور ان اقدامات کی وجہ سے عوامی شعبے میں رنگت' نسل یا نسب کی اساس پر امتیاز کو غیر قانونی قرار دیا گیا۔

برطانیہ (U.K): نسلی رشتوں کے قانون کے نفاذ کے بعد' برطانیہ نے مساوی موقع کا کمیشن 1975ء میں قائم کیا تا کہ جنس کی اساس پر امتیاز کے مسئلے کے ادارک اور اس کی اصلاح کی جا سکے۔ 2007ء میں معذوری کے حقوق کا کمیشن (Disability Rights) اور کمیشن برائے نسلی مساوات کے معاملات کے لیے اسی نوعیت کے تحفظ کی فراہمی کے مقصد سے ایک نیا ادارہ ''مساوات اور حقوق انسانی کمیشن (Equality Human Rights Commission 2007) میں قائم کیا گیا تا کہ سارے اقلیتی گروہوں کے لیے مساوات اور مساوی موقع فراہم کیے جائیں۔ بعد میں ساری متعلقہ شقیں یک جا کی گئیں اور ''مساوات کا قانون (Equality Act 2010) منظور کیا گیا تا کہ مساوات اور مساوی موقع کے لیے بہتر حل نکل سکے۔ کام کے مقام پر کسی بھی نوعیت کا امتیاز غیر قانونی ہے اور مساوات کے قانون بابتہ 2010 کے تحت مستوجب سزا جرم ہے۔

مساوات کا قانون' کام کے مقام پر اقلیتوں اور کام کرنے والوں کو عمر' جنس' نسل' جسمانی معذوری، ازدواجیت' جنسی فرق' جنسی تبدیلی اور مذہبی پس منظر کی بنیاد پر امتیاز کے خلاف تحفظ فراہم کرنے کے لیے ان (9) شعبوں کی نشاندہی کرتا ہے۔

امریکہ: امریکہ یں ایسے قوانین بنائے گئے کہ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اقلیتی طبقے کے کسی فرد کو ملازمت فراہم کرنے کے سلسلہ میں امتیاز برتا گیا ہے تو قانون کی خلاف ورزی کرنے کے لیے کارروائی کی جا سکتی ہے۔ اور اگر امتیاز ثابت ہو جائے تو مناسب معاوضہ دیا جاتا ہے۔ مساوی موقع فراہم کرنے کے لیے 1965ء میں وفاقی حکومت طرف سے روزگار کے لیے مساوی موقع کا کمیشن (The Equal Remuneration Opportunity Commission) کا قیا ایک آزاد وفاقی ادارہ کی حیثیت سے عمل میں آیا۔ یہ کمیشن' کسی درخواست گزار کے ساتھ روزگار کے حاصل کرنے میں اُس کی نسل' رنگت' مذہب' جنس (بشمول ایام حمل' جنسی شناخت اور جنسی تبدیلی)' قومیت کا تعلق' عمر' جسمانی معذوری یا پیدائشی خامی کی وجہ سے امتیاز برتا گیا ہو تو وفاقی قوانین کا اطلاق کر کے کارروائی کرنے کا مجاز ہے۔

یوروپی یونین: مساوی سلوک کا حکم نامہ(The Equal Treatment Directive) بابتہ 2006 جسے یوروپی یونین کے منظور کیا۔اس حکمنامہ کے تحت یوروپی یونین مساووی موقع اور مساوی سلوک کے مزدوروں کے قانون پرعمل درآمد کرتا ہے یہ قانون تمام اقسام کے کاموں کے لیے قابل اطلاق ہے۔جس میں مزدوری کی خدمات کا حصول، اُن کی برخاستگی، ترقی، ہراسانی، تربیت، اجرت اورفوائد شامل ہیں۔

ڈنمارک: ڈنمارک میں یوروپی کمیشن کے حکم نامہ نشان 2000/43/EC کی متابعت میں نسلی مساوات، دستاویز اورمرکز مشاورت برائے نسلی امتیاز(Advisory Centre on Racial Discrimination) اور کمیٹی برائے مساوی سلوک (Committee on Equal Treatment) نسلی مساوات کے قوانین پرعمل آوری کی نگرانی کرتی ہے۔

ماریشیس: ماریشیس، بحرہند میں ایک جزیرہ ہے۔اس ملک میں مساوی مواقع کوفروغ دینے کے لیئے معاشرتی درجے کی بناء پرامتیاز کی شکایات کے ازالہ کے لیے مساوی مواقع کا شعبہ (Equal Opportunity Division) اورمساوی مواقع کی عدالت(Equal Opportunity Tribunal) کا قیام عمل میں آیا اورمساوی مواقع کا قانون (Equal Opportunity Act) 2008ء میں منظورکیا گیا ۔ جو "مختلف سرگرمیوں میں ہرفرد کے لیے مساوی مواقع کا تیقن دیتا ہے تا کہ وہ اپنی اہلیت کے مطابق اپنے مقاصد کوحاصل کرے اورکسی فرد کے ساتھ اُس نے سماجی رتبے، عمر، ذات، رنگت، دینی عقیدہ (Creed)، نسلی تعلق، ازدواجی مرتبہ، مقام پیدائش، سیاسی فکر، نسل، جنس یا جنسی تعلق کی بناء پرامتیاز نہیں برتا جائے گا۔امتیاز کی ان پابندیوں/تحدیدات کا اطلاق ملازمتوں کی سرگرمیوں، اشیاء کی فراہمی، خدمات کی فراہمی وسہولتوں کی دستیابی، رہائش، غیرمنقولہ جائیداد کی فروخت، کمپنیوں کی تبدیلی یافروخت کے سلسلے میں کیا جائے گا۔

مساوی مواقع کا قانون(Equal Opportunity Act) اس ملک کے معاشرتی انصاف کے سلسلے میں اہم قانون سازی تصورکیا جاتا ہے۔کیوں کہ اس قانون کی رو سے سارے لوگوں کو برابر کے سلوک کا تیقن حاصل ہوتا ہے۔اُس وقت تک جب کہ کوئی ایسا معقول جواز نہ پایا جائے جواس کے برخلاف عمل کرنے کا متقاضی ہو۔

بعض ممالک میں مساوی مواقع کے کمیشن و قوانین

برطانیہ: مساوی اور انسانی حقوق کمیشن اور مساوات کا قانون بابتہ 2010ء

امریکہ: روزگار کے حصول کے لیے مساوی مواقع کا کمیشن بابتہ 1965ء

کینڈا: کینڈا اہمہ ثقافتی قانون (Multicultural Act) بابتہ 1988ء

ہانگ کانگ: کمیشن برائے ازالہ امتیاز بر بنائے جنس، جسانی معذوری اور خاندانی مرتبہ

جنوبی افریقہ: کمیشن برائے حصول روزگار تحت مساوی روزگار کا قانون بابتہ 1998ء

ڈنمارک: کمیٹی برائے مساوی سلوک (Committee on Equal Treatment) حکم نامہ نشانی 2000/ 43/ EC

یوروپی یونین: حکم نامہ مساوی سلوک بابتہ 2006ء

ماریشیس: قانون مساوی مواقع بابتہ 2008ء

آسٹریلیاء: حقوق انسانی اور مساوی موقع کا کمیشن بابتہ 2008ء

مساوی مواقع کا کمیشن۔ ہندوستانی منظر نامہ

ہندوستانی معاشرہ ایک اعلیٰ درجے کے معاشرتی طبقات اور عدم مساوات سے متصف ہے جو گروہی صفات جیسے ذات، نسل، مذہب، نسب، رنگت، علاقہ اور معاشرتی تعلق کی صورت میں پائے جاتے ہیں۔ یہ عوامل یہاں پر اتنے ہی اہم ہیں جتنے کسی اور جگہ، تاہم ہندوستان، اپنی ذات پات اور نسل کی بنیاد پر طبقاتی تقسیم کے لحاظ سے منفرد ملک ہے۔

مملکت اور اس کی پالیسی بنانے والے ان عوامل کی مداخلت کو تسلیم کرتے ہیں کیوں کہ بعض طبقات پر اس کے مضر اثرات مرتب ہوتے ہیں، حکومت سے اُن طبقات پر جو تاریخی امتیاز اور معاشرتی اخراج کا شکار بنتے ہیں

امتیاز کے خلاف، حکومت کے اقدامات پر جو دستور ہند کے تشکیل شدہ قوانین کی متابعت میں کیے گئے ہیں وہ یہ تیقن فراہم کرتے ہیں

- قانون کے سامنے سب برابر
- محروم طبقات کی ترقی کے لیے تعلیمی اور معاشی مفادات کو فروغ دینے کے لیے خصوصی توجہ

- معاشرتی ناانصافی اور ہر قسم کے استحصال سے تحفظ
- چھوت چھات کی وجہ سے پیدا ہوئے امتیاز کو دستور ہند ختم کر دیتا ہے۔

ہندوستان جیسے ملک کی نظر میں، ایسے فیصلے اور اقدامات، وسیع پیمانے پر سبق آموز ہیں۔ ہم یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ ان اقدامات کی وجہ سے ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی قائم کی جانی چاہئے تھی جو ہندوستان میں مسلم طبقات کی معاشی اور تعلیمی حالت کا مطالعہ کر سکے۔

9/مارچ 2005ء کو سچر کمیٹی کا قیام اور 17/نومبر 2006ء کو اُس کی رپورٹ کی پیش کشی اُسی دہے میں عمل میں آئی۔ جس عرصے میں برطانوی حکومت نے بھی شمولیاتی اقدامات کا آغاز کیا۔ مسلمان جیسے بڑے طبقے کے حالات کے مطالعہ کے معاملے میں ہندوستان تاریخ میں کبھی بھی پیچھے نہیں رہا۔ جو تجربے اور مشاہدے کے اعتبار سے ایک واضح تشریح پسماندہ اور نظر انداز کیے گئے طبقے کے بارے میں پیش کر سکے۔

مساوی موقع کے کمیشن کی ضرورت کیوں؟

مساوات، ہندوستان کی جمہوریت کی ایک اساسی قدر ہے۔ اس کو دستور ہند کے بنیادی حقوق اور مملکت کی پالیسیوں کے رہنمایانہ اصولوں کی شکل میں عوامی زندگی میں وسیع پیمانے میں مشتہر کیا گیا ہے۔ پھر بھی معاصر معاشرے میں شدید نوعیت کی عدم مساواتیں موجود ہیں۔ جو مستقبل کی نسل کی ترقی کے مواقع کو متاثر کرتی ہیں۔ سب سے شدید ترین عدم مساواتیں اکثر معاشرتی گروہوں اور طبقات سے متعلق ہو جاتی ہیں۔ جس کی وجہ سے بین طبقاتی عدم مساوات پہلے سے زیادہ نمایاں ہو جاتی ہیں۔ یہاں ضرورت اس بات کی ہے کہ ان عدم مساواتوں کا جائزہ لیا جائے اور تحفظات کی موجودہ پالیسیوں کا جائزہ لیا جائے اور آگے کی طرف لے جانے والے مثبت اقدامات کا آغاز کیا جائے۔ اسی وجہ سے یہ خیال کیا گیا کہ ہندوستان کو مساوی موقع کے کمیشن کی ضرورت ہے۔ مجوزہ مساوی موقع کا کمیشن ایک راہ تلاش کرنے والے ادارہ کی حیثیت سے کام کرے گا۔ جو ایک ایسے طریق عمل کی نشان دہی کرے گا جو تجربات کی اتباع کرتے ہوئے۔ مثبت کارروائی کے لیے اقدامات تجویز کرے گا اور ان کی جانچ کے طریقے بھی وضع کرے گا۔

سچر کمیٹی کی سفارشات میں ایک سفارش مساوی موقع کے کمیشن کے قائم کرنے کے بارے میں ہے تا کہ

ہندوستانی معاشرے میں نظرانداز کیے گئے طبقات کے لیے معاشرتی انصاف کویقینی بنایا جاسکے اوران کے لیے مساوی مواقع فراہم کیے جاسکیں۔ سچرکمیٹی نے برطانیہ کے نمونے کی اتباع کی جس نے نسلی تعلقات کا قانون (Race Relations Act) بابتہ 1976ء منظور کیا تھا۔

''مختلف اقسام کے امتیاز کی تلافی کے طریق عمل کوفراہم کرتے ہوئے یہ اقلیتوں کومزید تیقن دے گا کہ ان کے خلاف کسی بھی غیرصحیح کارروائی یعنی عمل قانونی کارروائی کی راہ ہموار کرے گا۔''

تاہم، سچرکمیٹی کی رپورٹ نے مساوی موقع کے کمیشن کے قائم کرنے کے بارے میں تفصیلات نہیں فراہم کیں۔ اُس نے یہ کام حکومت کے لیے چھوڑ دیا۔ اس کمیٹی نے اس بات کی بھی وضاحت نہیں کی کہ یہ کمیشن، قومی اقلیتی کمیشن سے خدمات انجام دینے کے معاملے میں اوراس کی ہیئت ترکیبی میں کس طرح مختلف ہوگا۔ یہ بھی واضح نہیں ہے کہ آیا مساوی موقع کا کمیشن اورقومی اقلیتی کمیشن ایک ساتھ موجود رہیں گے یا مساوی موقع کا کمیشن، قومی اقلیتی کمیشن کی جگہ لے گا۔

اس رپورٹ میں آگے چل کر یہ تحریر کیا گیا ہے کہ ''محرومی، غریبی، امتیاز سارے معاشرتی اور مذہبی طبقات میں موجود ہوسکتے ہیں۔ اگرچہ کہ وہ مختلف تناسب میں ہوں گے۔ لیکن اس حقیقت سے انکارنہیں کیا جاسکتا کہ یہ خامیاں، اقلیتی طبقہ میں پائی جاتی ہیں جواس طبقے میں اندرونی طور پرحساس نوعیت کا امتیازی خصوصیات ہیں۔ یہ حساسیت فطری ہے اورشایداس نوعیت کی حساسیت ملک کی دیگر مذہبی اقلیتوں میں بھی پائی جاتی ہو۔''

دستوری تیقنات کے باوجود، کئی مسلمانوں میں یہ محسوس کرتے ہیں کہ اُن کے خلاف کھلا تعصب برتا گیا ہے۔ یہ الزام دیا گیا ہے کہ قومی اقلیتی کمیشن کوحقیقی قانون اختیارات نہیں دیے گئے ہیں۔ تاکہ وہ ملک میں جاری رہنے والے امتیازات کوختم کرسکے۔ اس بات کوذہن میں رکھتے ہوئے، کئی دانشوروں نے یہ محسوس کیا کہ منصفانہ شمولیت کے لیے مساوی موقع کمیشن ضروری ہے۔

مادھوامتین کمیٹی

سچرکمیٹی کی سفارشات کی اساس پرہندوستان کی حکومت نے پروفیسراین آر مادھون کی صدارت میں، ماہرین کی

ایک کمیٹی کا 31 اگست 2007 کو تقرر کیا تا کہ مساوی موقع کے کمیشن کی ہیئت ترکیبی (Structure) کے دائرہ عمل کا جائزہ لے کر تجاویز پیش کی جاسکیں۔ ان ماہرین نے 28 فروری 2008ء کو اپنی سفارشات پیش کر دیں۔ جس میں مساوی موقع کمیشن کا مسودہ قانون بھی تھا۔ ان ماہرین نے ان تجاویز کو مختلف جمہوری اقوام کے اسی نوعیت کے قوانین کا مطالعہ کرنے کے بعد ہندوستان کے دستور کی مشقول کو پیش نظر رکھ کر مرتب کیا تھا۔ یہ مسودہ قانون، مساوی موقع کے کمیشن کے لیے پیش عملی کے ذریعے صورت حال پر قابو پانے کے سلسلے میں اور حکومت کی مداخلت کے بغیر آزادانہ طور پر کام کرنے کے لیے طریق عمل کا تعین کیا۔

- مساوی موقع کا کمیشن، ایک ایسا ادارہ ہوگا جو کسی طبقے کے امتیاز کے بارے میں ثبوت اکٹھا کر کے اُس کی اشاعت کرے گا۔ یہ ثبوت پر مبنی معاملات کی وکالت کرے گا جن میں کئی امور شامل ہیں۔ جو علمی تحقیق اور تفصیلات اکٹھا کرنے کے کام ہیں۔
- ان امور کے علاوہ مساوی موقع کا کمیشن کارکردگی کی نگرانی اور جانچ کرنے کا کام بھی اپنے ذمے لے گا تا کہ قوانین اور پالیسیوں کی اثر پذیری کا جائزہ لیا جاسکے۔ مختلف اداروں کے لیے یہ مشاورت کا کام کرے گا۔ اور حکومت کی مختلف سطحوں پر رہنمائی کرے گا۔ حکومت کی پالیسی میں مداخلت کرے گا اور تکالیف کی تلافی کے کام بھی انجام دے گا۔

ان امور کی انجام دہی کے لیے مساوی موقع کمیشن کو شہری عدالت کے اختیارات حاصل ہونے چاہیں تا کہ وہ تحقیق و تفتیش کر سکے۔ جیسے کمیشن کے سامنے حاضر ہونے کے لیے (summon) (عدالت میں طلبی کا حکم نامہ) جاری کرنا اور دستاویز پیش کرنے کے لیے حکم دینا، گواہوں کا حلفیہ بیان درج کرنا، معلومات کے حصول کے لیے دستاویزات طلب کرنا اور ریکارڈ کا معائنہ کرنا وغیرہ، مساوی موقع کمیشن کے بعض اہم فرائض حسب ذیل ہیں:

- مساوی موقع کے کمیشن کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ اپنی تحقیق و تفتیش کے سلسلے میں حکومت نے کسی عہدہ دار محکمہ کی خدمات حاصل کر سکتا ہے۔ اور شکایت کنندگان کو قانونی امداد فراہم کر سکتا ہے۔
- مساوی موقع کمیشن کے لیے اختیارات حاصل کرنے کی غرض سے مسودہ ترتیب دے سکتا ہے تا کہ اُسے امتیاز سے متعلق سنوائی کے اختیارات حاصل ہوسکیں۔

- مساوی موقع کمیشن کا اہم فریضہ تاہم' یہ ہونا چاہئے کہ سارے متعلقہ اصحاب سے مشورہ کر کے ''اچھے قواعد کا ضابطہ''(Good Practice Code) تیار کرے۔(GPC)
- اچھے قواعد کا ضابط(GPC)' تعلیمی اداروں آجرین اور دیگر اداروں (رہائشی مکانات تعمیر کرنے والے ادارے) کے لیے اساسی قواعد مرتب کرے گا۔ جو زیادہ شفاف طریقے فراہم کریں گے۔ جس سے امتیاز کے امکانات ختم ہو جائیں گے۔
- اچھے قواعد کا ضابطہ(GPC) قانی احکامات کی طرح ہوگا۔ جس کی اتباع کرنا ہر ایک کے لیے لازمی ہونا اور اس کی خلاف ورزی مستوجب سزا ہوگی۔ GPC کی عمل آوری سے دو برسوں تک تجربات سے سبق حاصل کر کے اور متعلقہ افراد سے مشاورت کے بعد' مساوی موقع کا کمیشن' مساوی موقع کے طریق عمل کا ضابط (Equal Opportunity Practices Code (EPOPC) مدون کرے گا۔
- حتمی طور پر مساوی موقع کا کمیشن' مساوی موقع کے طریق عمل کی عمل آوری کے اختیارات حاصل کرے گا تا کہ اس کے قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف عدالتی کارروائی کی جاسکے۔

تاہم مشکل مسئلہ یہ ہے کہ مساوی موقع کے کمیشن کو قابل تعمیل احکامات کی اجرائی کا قانونی اختیار حاصل نہیں ہے اور وہ ان قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف تحقیر کی کارروائی ہیں کرسکتا۔ اس کو جتنے اختیارات دیے جانے چاہیں' اس سے کم اختیارات عطا کیے گئے ہیں۔ مساوات کا سلوک کرنا' کسی بھی امن پسند اور ہم آہنگ معاشرے کے لیے Sine Qua Non (شرط لازمی) ہے اور دستور کی طرف سے تفویض کردہ اختیار ہے۔

مساوی موقع کا کمیشن کیوں اہم ہے؟

جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے۔ مساوی موقع کا کمیشن' اقلیتوں کو تیقن فراہم کرنے کے لیے ایک موثر قانونی ہتھیار ثابت ہوسکتا ہے تا کہ انہیں بھی وہ حقوق حاصل ہوسکیں۔ جو ملک کے اکثریتی طبقے کے افراد کو حاصل ہیں۔ جمہوریت میں بلالحاظ ذات' مذہب' نسل تاجنس کے پس منظر کے سارے شہریوں کو مساوی مواقع حاصل ہوئے چاہیں اور دستور ہند واضح طور پر مساوی مواقع فراہم کرتا ہے۔ لیکن وسیع پیمانے پر اس کا مشاہدہ کبھی بھی نہیں ہوسکا۔ موثر اختیارات اور وسائل کے ساتھ کے ساتھ' مساوی موقع کا کمیشن' اقلیتوں کو تنوع اور مساوات کا تیقن فراہم کرنے

کے لیے ایک اہم ذریعہ ثابت ہوسکتا ہے۔اگر کسی معاملے میں کسی بھی نوعیت کا امتیاز دیکھنے میں آئے تو مساوی موقع کے کمیشن کا یہ فرض ہے کہ اس امتیاز کی تلافی اوراخراج کے لیے کام کرے۔اسی طرح' اگر کوئی مخصوص طبقہ یاذات' ملک کی ترقی کی سرگرمیوں میں پیچھے رہ گئی ہو' قانونی طور پراس کی تلافی اس کمیشن کے ذریعے کی جاسکتی ہے۔

مساوی موقع کا کمیشن۔آیا یہ سارے محروم گروہوں کے لیے ہے تاصرف مسلمانوں کی حدتک محدود ہے؟

مساوی موقع کا تصور' سب سے پہلے قومی اقل ترین مشترکہ لائحہ عمل (National Common Minimum Programme (NCMP)) کے تحت اُبھرا جس کو قومی ترقیاتی اتحاد(National Progressive Alliance I)حکومت نے پیش کیا تھا۔ اس میں یہ کہا گیا تھا کہ نامزدافراد کا یہ گروہ (Panel)اقوام درج فہرست(Scheduled Castes) قبائل درج فہرست(Scheduled Tribes)دیگر پسماندہ طبقات(Other Backward Classes)اورمذہبی اقلیتوں کے لیے تعلیمی شعبے اورروزگار کے معاملے میں مکمل موقع فراہم کرے گا جو2006ء کی سچر کمیٹی کی متابعت میں ہوگا۔تاہم' یہ فیصلہ نہیں کیا جاسکتا کہ آیا مساوی موقع کے کمیشن کا دائرہ کارصرف اقلیتوں کا احاطہ کرے گا یااس میں تمام محروم گروہ شامل رہیں گے۔وزارت معاشرتی انصاف(Ministry of Social Justice)اوروزارت اقلیتی امور کے مابین اتفاق رائے نہ ہوسکا۔وزارت انصاف نے یہ بحث کی کہ اقوام درج فہرست اورقبائل درج فہرست کے لیے کئی کمیشن پہلے ہی سے موجود ہیں۔اس لیے ان طبقات کو مجوزہ مساوی موقع کمیشنکے دائرہ اختیار میں شامل کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔کیوں کہ ایسا کرنا موجودہ اختیار میں شامل کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔کیوں کہ ایسا کرنا موجودہ کمیشنوں پرمتراکب ہونایعنی اُن کی سرگرمیوں کوڈھانپ لینے (overlap) کے مترادف ہوگا۔جب کہ وزارت اقلیتی امور یہ تیقن فراہم کرنے میں شدید دلچسپی لے رہی تھی کہ مساوی موقع کے کمیشن کے دائرہ کارکووسیع رہے۔دیگروزارتوں نے یہ بحث کی کہ مساوی موقع کے کمیشن کے دائرہ کارکوصرف اقلیتوں کی حدتک محدود کردینا چاہئے۔

وزیر اقلیتی امور، جناب سلمان خورشید نے یہ دلیل پیش کی کہ چوں کہ این آر مادھوامنین کمیٹی نے یہ تصور کیا تھا کہ مساوی موقع کے کمیشن کا قیام ''محروم گرہوں'' کی تکالیف کا ازالہ کرنے کے لیے کیا جانا چاہئے۔جس کی تعریف ذات اور مذہبی خطوط سے ماوراء ہوگی۔تاہم، کوئی قطعی فیصلہ کرنے سے قبل ہی متحدہ محاذ (UPA) کی حکومت 2014ء میں تبدیل ہوگئی اور مساوی موقع کے کمیشن کے قائم کرنے کی تجویز برف داں کی نذر کردی گئی (shelved)۔

اختتامیہ

مساوی موقع کا کمیشن، جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے۔یہ بتلاتا ہے کہ یہ سارے محروم کردہ گرہوں کے لیے جس میں اقلیتیں بھی شامل ہیں۔کو اکثریتی گروہوں کے برابر مساوی سہولتوں کی فراہمی کا تیقن دیئے ہیں۔ایک موثر ہتھیار ثابت ہوسکتا ہے۔جمہوریت میں سارے شہریوں کو بلالحاظ ذات، نسل یا جنس مساوی مواقع ملنے چاہئیں۔ اور دستور، مساوی مواقع فراہم کرتا ہے۔مادھوامنین کمیٹی کی یہ رائے ہے کہ ملک میں مساوی کو موقع کے کمیشن کی ضرورت ہے اور اس نے حکومت ہند سے سفارش کی کہ رپورٹ میں پیش کردہ اس کی تجاویز کے مطابق مساوی موقع کے کمیشن کا قیام عمل میں لایا جانا چاہئے۔جلد یا دیر، مساوی موقع کے کمیشن کا قیام، دستور ہند کے وعدہ کی تکمیل کی طرف ایک اہم اقدام ہوگا۔جس میں ہندوستان کے سارے شہریوں کو مساوی مواقع حاصل ہوں گے۔